جلد ۵۲/۱۷ | ۳۰ وفا ۱۳۴۲ ہش ۸ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ ۳۰ جولائی ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۷۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۹ جولائی ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

درخواستِ دعا

مکرم و محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد جماعتوں کے دورہ پر تشریف لے گئے تھے، کوئٹہ جا کر ان کی طبیعت ناساز ہو گئی ہے۔ محترم شمس صاحب کے وجود سے جماعت کا کوئی ایسا فرد نہیں ہے جو واقف نہ ہو۔ لہٰذا جماعت ہائے احمدیہ کے ہر فرد سے درخواست ہے کہ وہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعا کریں کہ خداوند کریم ان کو صحت کاملہ کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین (قائمقام ناظر اصلاح و ارشاد)

لاہور اور جھنگ میں خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاسیں

مورخہ ۳ تا ۱۱ اگست کو لاہور میں اور ۲، ۳، ۴ اگست کو جھنگ میں تربیتی کلاسیں منعقد ہو رہی ہیں۔ اضلاع لاہور و جھنگ کے خدام کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں ان کلاسوں میں شامل ہونا چاہیئے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زندہ نبی ہیں کیونکہ آپ کے فیوض ہمیشہ کے لئے جاری ہیں

مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے حیات النبیؐ کا ثبوت دینے کیلئے ہی مبعوث فرمایا ہے

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی ایسی ثابت ہے کہ کسی اور نبی کی ثابت نہیں۔ اور اسی لئے ہم زور اور دعوے سے یہ بات پیش کرتے ہیں کہ اگر کوئی نبی زندہ ہے تو وہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی ہیں۔ اکثر اکابر نے حیات النبیؐ پر کتابیں لکھی ہیں اور ہمارے پاس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کے ایسے زبردست ثبوت موجود ہیں کہ کوئی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ منجملہ ان کے ایک یہ بات ہے کہ زندہ نبی وہی ہو سکتا ہے جس کے برکات اور فیوض ہمیشہ کیلئے جاری ہوں اور یہ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے زمانہ سے لیکر اس وقت تک کبھی بھی مسلمانوں کو ضائع نہیں کیا۔ ہر صدی کے سر پر اس نے کوئی آدمی بھیج دیا جو زمانہ کے مناسب حال اصلاح کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اس صدی پر اس نے مجھے بھیجا ہے تاکہ میں حیات النبیؐ کا ثبوت دوں۔ یہ امر قرآن شریف سے بھی ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین کی حفاظت کرتا رہا ہے اور کرے گا جیسا کہ فرمایا انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ یعنی بے شک ہم نے ہی اس ذکر کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔" (الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء)

ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی علالت

(حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

میرے داماد اور حضرت منجھلے بھائی صاحب کے لڑکے ونگ کمانڈر ڈاکٹر مرزا مبشر احمد کا یک دم درد شدید اٹھنے کی وجہ سے اپنڈے سائٹس کا اپریشن کراچی میں ہوا ہے۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں خاص دعا کے لئے درخواست ہے۔ نیز میری صحت بھی کافی عرصہ سے خراب ہے۔ بہت خطوط آئے پڑے رہتے ہیں۔ جواب سے معذور رہتی ہوں۔ گزشتہ مہینوں میں کمزوری بہت ہی رہی ہے۔ جن بھائیوں بہنوں نے خطوط لکھے ان کی خدمت میں معذرت کرتی ہوں مگر دعا سے غافل نہیں ہوں۔ بفضلہ تعالیٰ سب کے لئے سب مطالب کے لئے تمام حسنات کے لئے برابر دعا کرتی ہوں۔ فقط مبارکہ

بام و وڈ ڈیوس روڈ لاہور

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

گھوڑا گلی ۲۶ جولائی (بذریعہ ڈاک) گزشتہ دو تین روز سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بہت کمزوری محسوس فرما رہے ہیں خصوصاً ٹانگوں میں زیادہ کمزوری ہے۔ طبیعت میں گھبراہٹ بھی زیادہ ہے۔ رات بائیں پاؤں کے ٹخنے میں نقرس کا درد شروع ہو گیا۔ اور ساری رات بے چینی میں گزری۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے اپنے بچے عزیز مرزا مبشر احمد صاحب کو جو کہ میڈیکل سٹوڈنٹ ہیں یہاں بھجوا دیا ہے۔ جن کی وجہ سے انشاء اللہ آرام رہے گا۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

مبارک تحریک دعا میں ہر مخلص احمدی دوست کو شریک ہونا چاہیئے۔ معتمد صدر انجمن احمدیہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۳۰ جولائی ۶۳ء

اتحاد بین المسلمین

مغربی پاکستان میں جو سب سے بڑی خرابی آج سے ہی نہیں بلکہ دیر سے چلی آتی ہے وہ مختلف فرقوں کے درمیان نظریاتی حد و تک ہی نہیں بلکہ اس سے گذر کر عملی طور پر دست و گریباں بلکہ خون خرابہ کی نوبت تک اختلافی عقائد کے بناء پر جنگ و جدل ہے۔ یہ ایک مزمن بیماری ہے جو نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے خاص کر بعض اہلِ علم حضرات کی فطرت میں رچ گئی ہوئی ہے۔ ہم نے بعض کا لفظ استعمال کیا ہے لیکن دراصل یہ بیماری یا وبا کہنا چاہیئے ایسی ہے کہ اس سے شاید ہی کوئی بڑے سے بڑا مذہبی لیڈر مستثناء کیا جاسکتا ہے بلکہ زیادہ افسوس اس امر کا ہے کہ بعض اہلِ علم حضرات جن کی تعلیم وغیرہ سے یہ توقع کی جاسکتی تھی کہ وہ ملک و قوم کو اس بیماری سے شفایاب ہونے کے لئے حکیمی کا کام دیں گے وہی اس طاعون کے چوہے پرورش کر کے ہر طرف پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔

چنانچہ حال ہی میں ایک بظاہر تعلیمیافتہ انسان نے جن کی شاید ذہنیت ابھی طفولیت کے مدارج بھی طے نہیں کر پائی ایک وبائی جراثیم کا تھیلا ہوا میں چھوڑنے کی کوشش کی ہے۔ ان صاحب کی تاریخ ایک خاص وقت سے فسادی مواد سے سخت آلودہ چلی آتی ہے گذشتہ فسادات پنجاب میں ان کو اور ان کے ایک دوست کو فساد فی الارض کی بناء پر سب سے بڑی سزا ملی تھی۔ اب انہوں نے یہ شوشہ چھوڑنے کی کوشش کی ہے کہ گذشتہ فسادات پنجاب کے دو بڑے شہیدوں کو خطوط لکھے ہیں کہ لفظ "مسلم" کی تعریف کا تعین ہونا چاہیئے۔ ایک صاحب نے تو اپنے جواب میں اس طرف سے بے اعتنائی برتی ہے مگر دوسرے صاحب نے جو سزا میں بھی آپ کے ہمسر تھے گول مول جواب دے کر ان صاحب کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کی ہے چنانچہ آپ نے اپنے جوابی خط میں لکھا ہے:۔

"میرے نزدیک اسلام کے نام سے جو غلط بحث اس ملک میں برپا ہے وہ تعمیر پاکستان کے لئے کوئی کارآمد اور نتیجہ خیز پروگرام کبھی نہ بننے دے گا۔ مختلف لوگوں نے اپنا ایک تصور اسلام بنا لیا ہے۔ اور اسلام کو پاکستان کا بنیادی نظریہ حیات تسلیم کرنے کے بعد وہ اپنے اس مخصوص تصور کو روبعمل لانے کی کوشش کرتے ہیں اس طرح وہی اختلاف جو پہلے دینی یا لادینی نظریے کو ریاست کی بنیاد قرار دینے کی شکل میں رونما تھا۔ اس نے اب دوسری شکل اختیار کر لی ہے اور اس اختلاف کی موجودگی میں کوئی تعمیری پروگرام بنانا اور چلانا سخت دشوار ہے۔ اب ضرورت ہے کہ اس غلط بحث کو ختم کیا جائے اور ملک میں واضح نظریات کی بنیاد پر تحریکیں اور جماعتیں منظم ہوں۔ وہ جماعتیں جو غلط ملط نظریات کے حامل لوگوں پر مشتمل ہوں گی۔ اس ملک میں اب کوئی تعمیری خدمت انجام نہیں دے سکتیں۔

جو لوگ لادینی (سیکولرزم) کے حامی ہیں انہیں صاف صاف اپنے اس نظریہ کا اظہار کرنا چاہیئے اور اسلام کے نام سے دھوکہ دینا چھوڑ دینا چاہیئے۔ وہ لادینی کے نام پر لوگوں کو پکاریں اور جو اس نام پر ان کی طرف آئیں انہیں اپنے گرد جمع کر لیں۔ اسی طرح جو لوگ جمہور مسلمین کے اسلام سے مختلف اپنے کسی الگ اسلام کے قائل ہیں وہ صاف صاف بتائیں کہ ان کا اسلام کیا ہے اور اور جو اس اسلام کے قائل ہوں وہ ان کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔

ان دونوں گروہوں سے الگ جو جماعتیں جمہور مسلمین کے اسلام کی قائل ہیں انہیں یہ صاف صاف کہنا چاہیئے کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ علی صاحبہا السلام اور اجماع امت کو مانتی ہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی دوسری ہستی کی تعلیمات کو مرجع ہدایت اور ماخذ شریعت تسلیم نہیں کرتیں اور یہ کہ ان کے دائرے میں کسی ایسے شخص کی گنجائش نہیں ہے جو اس عقیدے کا قائل نہ ہو۔ ان موخر الذکر جماعتوں کے درمیان اگر سروست وحدت نہ ہو تو کم از کم اتحاد ہونا چاہیئے اور انہیں ایک دوسرے سے تعاون کرنا چاہیئے۔ بعض مسائل ایسے بھی ہو سکتے ہیں جو مشترک مفاد سے تعلق رکھتے ہوں اور ان میں مقدم الذکر تینوں گروہوں کے درمیان کسی مفاہمت کی بنیاد پر ان مخصوص مسائل کی حد تک تعاون ہو۔ ایسی صورت میں جو مفاہمت بھی کی جائے وہ واضح بنیادوں پر ہونی چاہیئے اور اس امر کی تصریح ہونی چاہیئے کہ اشتراک عمل کس غرض کے لئے کس حد تک ہے۔" (کوہستان ۷/۱۹/۶۳ ص ۳)

ان صاحب کی رائے میں پاکستان کے مسلمانوں کو تین گروہوں میں تقسیم ہو جانا چاہیئے۔

(۱) جو سیکولرزم کے قائل ہیں۔

(۲) جو اسلام کی توجیہہ اپنے نقطۂ نظر سے کرتے ہیں۔

(۳) باقی لوگ جو جمہور مسلمین کے اسلام کے قائل ہیں۔

تیسرے گروہ کی شناخت یہ بتائی گئی ہے کہ جو صاف صاف یہ کہیں کہ وہ

(۱) کتاب اللہ

(۲) سنت رسول اللہ

(۳) اجماع امت

کو مانتی ہیں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی دوسرے شخص کو مرجع ہدایت اور ماخذ شریعت تسلیم نہیں کرتیں اور یہ کہ ان کے دائرے میں کسی ایسے شخص کی گنجائش نہیں جو اس عقیدہ کا قائل نہ ہو"

اس کے بعد صاحب جواب فرماتے ہیں:۔

"ان موخر الذکر جماعتوں کے درمیان اگر سردست وحدت نہ ہو تو کم از کم اتحاد ہونا چاہیئے اور انہیں ایک دوسرے سے تعاون کرنا چاہیئے۔"

پھر آخر میں آپ لکھتے ہیں:۔

"بعض مسائل ایسے بھی ہو سکتے ہیں جو مشترک مفاد سے تعلق رکھتے ہوں اور ان میں مقدم الذکر تینوں گروہوں کے درمیان کسی مفاہمت کی بناء پر ان مخصوص مسائل کی حد تک تعاون ہو۔ ایسی صورت میں جو مفاہمت بھی کی جائے وہ واضح بنیادوں پر ہونی چاہیئے اور اس امر کی تصریح ہونی چاہیئے کہ اشتراک عمل کس غرض کے لئے کس حد تک ہے۔"

اس جواب خط کو جو کوئی بھی سیاسی صبانت کے ساتھ پڑھے گا اس کو معلوم ہو جائے گا کہ اس قسم کے سوال اٹھانا دراصل سانپوں کی پٹاری کا منہ کھولنا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سارے پاکستان میں شاید ایک بھی مسلمان جو خواہ نام کا ہی مسلمان کیوں نہ ہو موجود نہیں ہے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری اتھارٹی نہ مانتا ہو اور جو آپ کے مقابلہ میں کسی بڑی سے بڑی شخصیت کے قول تو کیا الہام کو بھی کوئی وقعت دیتا ہو۔ اسی طرح معلوم نہیں کہ ان صاحب جواب نے جو مسلمانوں کو تین گروہوں پر تقسیم کرنے اور اس طرح ملک و قوم کے اتحاد کو ضرب سخت لگانے کی کوشش کی ہے ان کو اس کا کچھ احساس اب بھی ہو سکتا ہے یا نہیں تاہم وہ لوگ جو ملک میں اتحاد چاہتے ہیں وہ آپ کے اس جواب سے ضرور سخت مضطرب ہوئے ہوں گے۔ کیونکہ آپ نے جو اتحاد پیدا کرنے کی تجویز پیش کی ہے وہ اس تجویز سے مختلف نہیں جو کسی پرانے سیانے ارسطوئے زماں نے بگلا پکڑنے کی تجویز پیش کی تھی کہ جب بگلا دھوپ میں بیٹھا ہو تو ایک آدمی دبے پاؤں جائے اور چپکے سے موم اس کے سر پر رکھ دے جب موم پگھلے گا تو وہ بگلے کی آنکھوں میں پڑ کر اس کو اندھا کر دے گا پھر دوڑ کر بگلے کو آسانی سے پکڑ لیا جا سکے گا اس تجویز کو کسی سننے والے بیوقوف نے کہا کہ جب کوئی موم رکھنے جائے تو اسی وقت بگلے کو کیوں نہ پکڑ لے تو آپ فرمانے لگے پھر استادی تو نہ ہوئی۔

سوال صاحب نے بھی مسلمانان پاکستان میں وحدت و اتحاد پیدا کرنے کی جو تجویز پیش کی ہے استادانہ تو ضرور ہے مگر قابل عمل یقیناً نہیں۔ آپ کو یہ خبر بھی نہیں کہ مسلمانوں کے تینوں گروہ ان تمام باتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور ان تمام باتوں کو تسلیم کرتے ہیں جو آپ نے تیسرے گروہ کے نام سے گنوائی ہیں۔ البتہ اس کے ساتھ ہی ملک میں ایسی مسلمانوں کی جماعتیں موجود ہیں جو ان باتوں میں متفق ہونے کے باوجود بعض مسائل میں سخت باہم اختلافات رکھتی ہیں چنانچہ خود تیسرے گروہ کی تفصیل میں صاحب جواب نے اس گروہ کے اندر بھی اختلافات کو تسلیم کیا ہے۔ اور ان کو ہموار کرنے کا بھی تقریباً اسی نوعیت کا علاج تجویز کیا ہے جو تینوں گروہوں کے درمیان اتحاد کا آپ نے بتایا ہے۔ یعنی مشترک مفادات کے متعلق باہم معاہدات کئے جائیں۔ الغرض آپ کے نسخۂ اتحاد میں جزو اعظم معاہدہ بازی ہے اور معاہدہ بازی کا جو حشر اس زمانہ میں ہو رہا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔

اس کے مقابلہ میں تقریباً ۴۵ سال سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مسلمانوں کے سامنے اتحاد بین المسلمین کی ایک تجویز پیش کرتے چلے آئے ہیں جو یہ ہے کہ اس زمانہ میں مسلمانوں کی دو تعریفیں ہیں ایک وہ جو ہر مسلمان یا ہر جماعت اپنی خود تعریف کرتا ہے اور ایک وہ جو مسلمان کی تعریف ایک غیر مسلم کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں مسلمان کی ایک تعریف حقیقی ہے یعنی ہر مسلمان اور ہر جماعت جو تعریف کرتی ہے جس کے رو سے وہ خود کو تو سچّی مسلمان ٹھہراتی ہے اور اس کے علاوہ باقی تمام مسلمانوں کے

(باقی صلا پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

(رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

قسط نمبر ۳

پہلی کتب کیلئے رحمت

میں نے بزرگان دین کی طرف توجہ کرنے کے بعد پہلی کتب کی طرف نگہ کی اور میں نے خیال کیا کہ بزرگ فوت ہو چکے۔ ان کے کارنامے لوگوں کے سامنے نہیں۔ اور شائد انسان انسان سے حسد بھی کرتا ہے ممکن ہے حسد اور بغض کی وجہ سے لوگوں نے ان بزرگوں کی قدر نہ کی ہو۔ اور چھوٹے لوگ بڑے لوگوں کی باتوں میں آ گئے ہوں اس لئے آؤ ہم ان کتب پر نظر ڈالیں جو آسمانی کہلاتی ہیں۔ اور ان کی قدر و قیمت کا اندازہ لگائیں۔ میں نے ویدوں پر نگاہ کی۔ اور ان میں بعض ایسے شاندار خیالات مجھے ایسے پاکیزہ جواہر پارے دریافت ہوئے کہ میرے دل نے تسلیم کر لیا۔ کہ ان کو پیش کرنے والے رشی منی خدا تعالیٰ سے ہی سیکھ کر یہ باتیں پیش کرتے تھے۔ اس کے کئی حصے میری سمجھ میں نہیں آئے لیکن میں نے سمجھا اتنے لمبے عرصہ میں انسانی دست برد بھی کتابوں کو کچھ کا کچھ بنا دیتی ہے۔ بہرحال ان میں مندرج خیالات کی عام رو نہایت پاکیزہ تھی۔ پھر میں نے گوتم بدھ کی پیش کردہ تعلیم کو دیکھا۔ تو اصولی طور پر اس کو بہت سے حسن سے پُر پایا۔ اگر ویدوں میں محبت الٰہی کے جلوے نظر آ رہے تھے تو بدھ کی تعلیم میں خدا تعالیٰ پر اتکال اور اخلاق فاضلہ کے خوبصورت اصول نظر آئے۔ بے شک ان کی تعلیم میں بھی بہت سی باتیں میری عقل کے خلاف تھیں مگر اصولی طور پر میں اس امر کو سمجھ سکتا تھا کہ وہ تعلیم آسمانی منبع سے ہی نکلی ہے اور انسانی عقل اس کا سرچشمہ نہیں۔ گو یہ حق ہے کہ انسان نے بعد میں کتر بیونت سے اس کے حسن کو کم کرنے کی کوشش ضرور کی ہے۔ اس کے بعد زرتشت کی تعلیم کی طرف متوجہ ہوا اور اس میں میں نے نہ صرف اخلاق کی اعلےٰ تعلیم پائی۔ بلکہ تدبیر کا پہلو نہایت روشن طور پر کام کرتا ہوا نظر آیا۔ بدھ میں صوفیت کی روح کام کر رہی تھی لیکن زرتشت میں ایک معلم کی جو ایک بچہ کی کمزوریاں دیکھ کر اس کو تفصیلی ہدایات دیتا ہے جن سے اس کے لئے اپنا کام عمدگی سے پورا کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ میں نے اس میں دوسری تعلیمات کے مقابلہ میں مبدء کی نسبت معاد پر زیادہ زور پایا۔ اور اس میں یہ روح کتنی کام کرتی ہوئی دیکھی کہ زیادہ اس خیال میں نہ پڑو کہ تم کس طرح پیدا ہوئے۔ تم کدھر جا رہے ہو۔ اور مستقبل میں تم سے کیا پیش آنے والا ہے۔ اس کا زیادہ خیال کرو۔ میں نے دیکھا کہ وہ تعلیم جنت اور دوزخ اور عالم برزخ اور حساب اور توبہ اور گناہ کی فلاسفی وغیرہ کے خیالات سے لبریز اور گو اس میں بھی انسانی دست اندازی کے اثر ہویدا تھے۔ لیکن یہ امر بھی بالبداہت ثابت ہوتا تھا کہ اس کا نزول اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا۔ اور زردشت ایک عمر گوشہ نشین نہ تھے۔ جو فطرت کے رازوں کو ظاہر کر رہے ہوں۔ بلکہ خود ایک نے تھے جس میں دوسرا شخص اپنی آواز ڈالتا ہے۔ اور جس شمر کے اظہار کے لئے چاہتا ہے اسے کام میں لاتا ہے۔ پھر میں نے تورات اور اس کے ساتھ کی کتب پر نگاہ کی۔ اور انہیں خدا تعالیٰ کے جلال کے اظہار اور شرک کی تردید اور توحید کے اثبات کے خیالات سے پُر پایا۔ میں نے دیکھا کہ ان کتب میں اللہ تعالیٰ کی بندوں پر حکومت اور ان کی مشکلات میں ان کی راہنمائی پر خاص زور تھا۔ اور اس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا تھا۔ گویا خدا تعالیٰ کوئی الگ بیٹھی ہوئی ہستی نہیں بلکہ وہ ایسا بادشاہ ہے جو ہر وقت اپنے بندوں کے کاموں کا جائزہ لیتا ہے۔ اور شریر کو سزا دیتا اور نیک کو انعام دیتا ہے۔ اور ان کی غلطیوں پر تنبیہ کرنے کے لئے تازہ بتازہ احکام بھیجتا رہتا ہے میں نے اس مجموعہ میں یہ نمایاں امر دیکھا کہ جہاں گزشتہ کتب تعلیم پر زیادہ زور دیتی تھیں اور معلم کو نظر انداز کر دیتی تھیں۔ وہاں اس مجموعہ میں معلموں کی شخصیتیں نہایت نمایاں نظر آتی تھیں۔ اور تعلیم سے کم معلم کی شخصیت پر زور تھا۔ اور اسی اصل کے ماتحت اس کتاب میں ایک یا دو معلموں کے ذکر پر بس نہیں کی گئی تھی۔ بلکہ معلموں کی ایک لمبی صف تھی۔ جو ہر وقت تعلیم کے صحیح مفہوم کو سمجھانے کے لئے استادہ نظر آتی تھی۔ اس شریعت میں بھی زردشتی کتاب کی طرح تفصیلات تعلیم پر خاص زور تھا۔ اور گو اس میں بھی انسانی ہاتھ کی دخل اندازی صاف ظاہر تھی۔ لیکن میں نے دیکھا کہ آسمانی نور کی روشنی اس قدر درخشاں تھی کہ کوئی

"خدام الاحمدیہ" اور "انصار اللہ" کا علیحدہ مستقل وجود نہیں دونوں مقامی انجمن کے بازو ہیں

ہر شخص کو خواہ وہ دونوں میں سے کسی میں شامل ہو اپنے آپ کو مقامی انجمن کا ایک فرد سمجھنا چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بعض زریں نصائح

محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان

(قسط نمبر ۳)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعتی تنظیموں کو صحیح خطوط پر چلانے اور جماعتی ترقی کے ضمن میں ان سے خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کے سلسلہ میں وقتاً فوقتاً جو زریں ہدایات دی ہیں وہ حرزِ جان بنانے کے قابل ہیں۔ جماعتوں اور احباب کی یاد دہانی اور افادہ کی غرض سے ان کا ایک اور حصہ ذیل میں شائع کرایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام جماعتوں اور ان کی ذیلی تنظیموں کو ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

"اگر یہ انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کا وجود جماعت میں دو نئی جماعتیں پیدا کرنے کا موجب بن جائے تو یہ تنظیم بجائے انعام کے ہمارے لئے وبالِ جان بن جائے گی۔ اور بجائے اتحاد کو ترقی دینے کے ہم میں تفرقہ اور تنزل پیدا کر دے گی۔ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کو دو علیحدہ علیحدہ وجود نہیں بنایا گیا۔ بلکہ ایک کام اور ایک مقصد کے لئے ان کے سپرد دو علیحدہ علیحدہ فرائض سمجھے گئے ہیں اور یہ ایسی ہی بات ہے جیسے گھر میں کسی کے سپرد خدمت کا کوئی کام کر دیا جاتا ہے اس کے یہ معنے نہیں ہوتے کہ اس کا کوئی مستقل وجود گھر میں پیدا ہو گیا ہے۔ بلکہ وہ بھی جانتا ہے اور دوسرے لوگ بھی جانتے ہیں کہ وہ گھر کا ایک حصہ ہے۔ صرف کام کو عمدگی سے چلانے کے لئے اس کے سپرد کوئی ڈیوٹی کی گئی ہے۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ دونوں مقامی انجمن کے بازو ہیں اور ہر شخص کو خواہ وہ خدام الاحمدیہ میں شامل ہو یا انصار اللہ میں اپنے آپ کو محلہ کی یا اپنے شہر کی یا اپنے ضلع کی انجمن کا ایک فرد سمجھنا چاہیئے"

(الفضل ۳۰ جولائی ۱۹۴۵ء)

نابینا ہی اس کے دیکھنے سے قاصر رہے تو رہے۔ پھر میں نے انجیل کی طرف نگاہ کی اور اسے گو میں ایک کتاب تو نہیں کہہ سکتا کیونکہ مسیح کے اقوال اور تعلیمیں اس میں بہت ہی کم نقل تھیں۔ زیادہ تر اس کے کارناموں پر روشنی ڈالی گئی تھی لیکن پھر بھی اس میں روحانیت کی جھلک تھی اور جو تھوڑی سی تعلیم مسیحؑ کی طرف منسوب کر کے اس میں لکھی گئی تھی۔ وہ نہایت اعلیٰ اور دل کش تھی۔ اس کتاب میں سزا اور جزا کی جگہ محبت اور رحم پر زیادہ زور تھا اور انسان کی ذاتی تکمیل کی جگہ آسمانی امداد پر انحصار رکھا گیا تھا۔ بدھ کی طرح توکل کا مظاہرہ تو نہ تھا لیکن مشکلات کے وقت خدا تعالےٰ کی امداد پر ضرور زور دیا گیا تھا۔ اس کتاب سے خود ہی ظاہر تھا کہ مسیح گو ایک ملہم من اللہ تھے لیکن شریعتِ جدیدہ کے حامل نہ تھے اور گو ان کے الہامات اس میں مذکور نہ تھے لیکن جو کچھ حصہ الہامات کا اس میں مذکور تھا وہ لطیف اور اللہ تعالےٰ کی شان کا ظاہر کرنے والا تھا اور ایک ادنےٰ نظر سے اس کے الہامی ہونے کا علم حاصل کیا جا سکتا تھا۔ میں نے ایک خوشی کا سانس لیا اور کہا جس طرح خدا تعالےٰ کا مجازی نور اس کے مادی عالم کی ہر شے سے ظاہر ہے اسی طرح اس کا حقیقی نور اس کے روحانی عالم کی ہر شے سے ظاہر ہے۔ میں نے کہا گو نبی فوت ہو چکے ہیں مگر یہ کتب اپنے حسنِ دل کش کی وجہ سے ضرور لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف کھینچتی ہوں گی اور یہ باغِ روحانی کے مختلف پودے ضرور یکجا جمع ہو کر دنیا کی روحانی کوفت کو دور کرتے اور اس کی اخلاقی افسردگی کو مٹاتے ہوں گے۔ مگر میری حیرت کی حد نہ رہی۔ جب میں نے دیکھا کہ باوجود آنکھوں کے سامنے ان روحانی جواہرات کی موجودگی کے ہر ایک یہی شور مچا رہا تھا کہ میرے پاس تو قیمتی ہیرے ہیں اور دوسروں کے پاس صرف بے قیمت پتھر۔ میں نے کہا۔ خدایا ان عقل کے اندھوں کو کیا ہو گیا کہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے۔ اور سنتے ہوئے نہیں سنتے۔ کیا دنیا سے انصاف مٹ گیا ہے؟ کیا انسان اپنی روحانیت کی نمائش گزشتہ ایام میں کر چکا اور اب بالکل کھوکھلا ہو گیا ہے؟ کیا یہ دنیا جو کسی وقت خدا کا تخت گاہ کہلاتی تھی۔ اب محض شیطان کی چوگان بازی کے لئے رہ گئی ہے؟ میں اسی فکر میں تھا کہ پھر وہی دلوں کو پاک اور دماغوں کو منور کر دینے والی آواز بلند ہوئی اور اس نے کہا کہ ہمارا یہ مسلک نہیں کہ دوسروں کی قبروں پر اپنا محل بنائیں جو حسن کو نہیں دیکھتا وہ اندھا ہے بے شک گزشتہ کتب میں انسانی دست برد نے تغیر کر دیا ہے۔ لیکن پھر بھی ان کا منبع الٰہی علم ہے اور ہماری آواز ان کی مصدق ہے اور ان کے خدا تعالےٰ کی طرف سے ہونے کی شہادت دیتی ہے۔ ہمیں خدا تعالیٰ نے علاوہ اور مقاصد کے اس مقصد کے لئے بھی مبعوث فرمایا ہے کہ ہم تمام خدا تعالےٰ کی کتب کی تصدیق کریں اور ان کی سچائی کو ثابت کریں تا اللہ تعالےٰ پر ظلم کا الزام نہ لگے۔ اور تا حسن کو دیکھ کر اس کا انکار کرنے والے روحانی نابینائی کے مرض میں مبتلا نہ کئے جاویں۔ نادان انسان ان کتب کی صداقت کا کس طرح انکار کر سکتا ہے جو غیب پر مشتمل ہیں۔ اور جن کی صداقت پر آئندہ زمانہ کی پیشگوئیاں کر کے اور خصوصاً ہمارے زمانہ کی خبر دے کر خدا تعالےٰ نے مہر لگا دی ہے۔ کوئی انسان نہیں جس کو غیب کا علم ہو اور یہ کتب تو غیب کے خزانوں سے بھری ہوئی ہیں اور یہ بھی تو دیکھو کہ باوجود اس کے کہ ان میں انسانی ملاوٹ ہے۔ وہ توحید کی تعلیم کو خاص طور پر پیش کرتی ہیں۔ حالانکہ شیطانی کلام خدا تعالیٰ کی بادشاہت کو قائم نہیں کیا کرتا۔ اس آواز کو سن کر میرے دل کی گرہیں کھل گئیں میری پریشانی دور ہو گئی۔ اور میرے دل سے ایک آہ نکلی اور میں نے کہا۔ یہ آواز گزشتہ کتب کے لئے بھی رحمت ثابت ہوئی +

(باقی)

لیڈر (بقیہ ص ۲)

کے گروہوں کو کافر۔ مرتد اور واجب القتل تک سمجھتی ہے۔ اور ایک مسلمان کی وہ تعریف ہے جس کو سیاسی تعریف کہنا چاہیئے یعنی سیاست میں ہر وہ شخص مسلمان ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ اس لئے تمام سیاسی امور میں ہر مسلمان کہلانیوالے کے ساتھ یکساں سلوک ہونا چاہیئے۔

الغرض جہاں تک ملکی سیاست کا تعلق ہے کسی شخص کا یہ حق نہیں ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کو کسی خاص جماعت یا کسی خاص گروہ میں شمولیت کی وجہ سے اس کے ساتھ کوئی خاص سلوک کرے بلکہ حکومت کا یہ فرض ہے کہ کسی اسلامی کہلانے والی جماعت یا گروہ کو اپنی جداگانہ سیاسی پارٹی نہ بنانے دے کیونکہ سیاست میں ایسی تفریق اتحاد ملکی کی وہ قاتل ہے جس کا تجربہ مسلمان تیرہ چودہ سو سال سے کرتے آئے ہیں اور از منہ وسطیٰ میں عیسائی یورپ کر چکا ہے۔

من جرب المجرب حلت

بہ الندامہ

یعنی جس نے آزمودہ کو آزمانے کی کوشش کی اس کو ندامت سے دوچار ہونا پڑا۔

آج شیعہ سنّی۔ بریلوی دیوبندی جھگڑے جو ملک وملت کے لئے فتنہ بنے ہوئے ہیں اس وجہ سے ہیں کہ مسلمانوں نے باہمی اختلافات کو سیاست میں داخل کئے رکھا ہے۔ اگر سیاست سے ان اختلافات کو نکال دیا جائے تو مسلمانوں میں باہمی مفید اتحاد جو اشتراکہ ملکی مسائل کیلئے نہایت ضروری ہے فوراً پیدا ہو سکتا ہے اور بہت سی فرقہ وارانہ تلخیاں ختم ہو سکتی ہیں۔

حکومت جو اس ضمن میں کر سکتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ اسلام کے نام پر تمام سیاسی پارٹیوں کو غیر قانونی قرار دے دے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو جیسا کہ اوپر سائل اور مجیب کے نقطۂ نظر سے معلوم ہوتا ہے ملک میں ایک دو نہیں بیسیوں پارٹیاں اسلام کے مختلف جماعتی ناموں پر میدان سیاست میں کود پڑیں گی بلکہ پہلے ہی ایسا ہو رہا ہے جس کا نتیجہ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے سوا اسکے کچھ نہیں نکل سکتا کہ کافر۔ مرتد اور واجب القتل کے عفریت چاروں طرف کھل پڑیں گے اور ملک میں اسلام تو خیر معمولی انسانیت بھی کہیں نام کو نہیں رہے گی۔ دوسرے لفظوں میں ایک ایسے ملک میں جس میں مختلف جھگڑالو فرقے موجود ہوں کوئی حکومت کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک وہ اسلامی سیکولرزم کی بنیادوں پر قائم نہ ہو اور جس کا ماٹو قرآن کریم کا وہ عظیم اصول نہ ہو جو چار لفظوں میں اسطرح بیان کیا گیا ہے

لا اکراہ فی الدین

یعنی دین میں اکراہ نہیں۔

زیر ترتیب کتاب

تعلیم الاسلام ہائی سکول پر ایک نظر

(۱۸۹۸ ——— ۱۹۶۳)

۱۸۹۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تعلیم الاسلام سکول جاری فرمایا تھا۔ اس سکول کے ۶۵ سالہ کوائف اور مختصر حالات کتابی شکل میں شائع ہو رہے ہیں۔ آجکل متعلقہ مواد زیر ترتیب ہے۔ اس سلسلے میں سکول کے اولڈ بوائز اور دیگر متعلق اصحاب سے درخواست ہے کہ کتاب زیر تجویز کو دلچسپ اور مفید تر بنانے کے لئے اپنے مفید مشوروں اور گرانقدر آراء سے آگاہ فرمائیں۔ اسی طرح سکول کے الا مایہ ناز طلبائے قدیم (اولڈ بوائز) کے اسماء بھی محفوظ کرنے کی ضرورت ہے جو دینی۔ جماعتی۔ علمی۔ قومی اور ملکی خدمات نمایاں طور پر سر انجام دیتے رہے ہیں یا دے رہے ہیں۔ اپنے ذہنوں پر زور ڈال کر ایسے اولڈ بوائز کے اسماء گرامی اور مختصر کوائف سے ۱۵۔ اگست ۱۹۶۳ء تک خاکسار کو مطلع فرمایا جائے۔ اسی طرح اگر سکول کی تقاریب سے تعلق رکھنے والی تصاویر ہوں تو وہ بھی عاریتاً بھجوائی جائیں۔ جزاکم اللہ

ہیڈ ماسٹر
تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

سکول ٹک شاپ

جو دوست تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹک شاپ چلانا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواست مع تصدیق و سفارش پریذیڈنٹ صاحب ۱۵۔ اگست تک مجھے بھجوا دیں۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

درخواست دعا

محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے نے اپنی والدہ صاحبہ مرحومہ مغفورہ کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے الفضل کا مخطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔

بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کی والدہ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے آمین۔

(مینجر)

قسط نمبر ۳

تحریک پچیس لاکھ روپے سالانہ

(از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال)

باوجود اس کے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز متواتر کئی سال سے جماعت کو توجہ دلا رہے ہیں۔ کہ اسے اپنے آمد کا بجٹ پچیس لاکھ روپے سالانہ تک پہنچانا چاہیئے ہم ابھی تک اس منزل کو نہیں پا سکے۔ اس کی یہی وجہ ہے۔ کہ "ابھی تک ہماری جماعت نے اس کی طرف پوری توجہ نہیں کی"۔ اور جیسا کہ اس مضمون کی پچھلی قسط میں عرض کیا گیا ہے۔ اس توجہ نہ کرنے کے دو پہلو ہیں۔ ایک یہ کہ ابھی تک بعض احباب اور جماعتوں نے اس جہاد کی طرف توجہ نہیں کی۔ ایسے لوگ اپنے آپ کو ایک بہت بڑی سعادت سے محروم کر رہے ہیں۔ انہیں یہ موقعہ ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔

۲۔ اس توجہ نہ کرنے کا دوسرا پہلو یہ ہے۔ کہ بے شک مقامی جماعتوں کی ایک بڑی تعداد اس ارشاد کی تعمیل کرنے کے لئے اپنی اپنی سمجھ اور استعداد کے مطابق دن رات محنت اور کوشش کر رہی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے چندوں میں غیر معمولی اضافہ بھی ہوا ہے۔ لیکن ان سے بھی بعض جماعتوں نے ابھی تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کو سمجھنے اور اس میں مندرج ہدایتوں پر عمل کرنے کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ حضور نے اپنے پیغام بنام نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں جماعت کو اس مہم کے متعلق صرف یاددہانی ہی نہیں کرائی تھی۔ بلکہ ان وجوہات پر بھی روشنی ڈالی تھی جن کی وجہ سے ہم ابھی تک گوہر مقصود کو حاصل نہیں کر سکے اور اس مہم کو سر کرنے کے لئے ذیل ہدایات بھی ارشاد فرمائی تھیں۔

۳۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔ کہ

"جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ ہمارے بجٹ کی کمی میں بڑا دخل ان نادہندوں کا ہے۔ جو سلسلہ میں شامل ہونے کے باوجود اخلاص کی کمی کی وجہ سے مالی قربانیوں میں حصہ نہیں لیتے۔ اسی طرح وہ لوگ جو مقررہ شرح کے مطابق چندہ نہیں دیتے یا بقایوں کی ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں۔ ان کی غفلت بھی سلسلہ کے لئے نقصان کا موجب ہو رہی ہے۔ پس میں تمام امراء اور سیکرٹریانِ جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ انہیں روحانی اور تربیتی اصلاح کے ساتھ ساتھ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کے بارہ میں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے۔ تاکہ ان میں بھی قربانی کا جذبہ پیدا ہو۔ اور وہ بھی اپنے دوسرے بھائیوں کے دوش بدوش اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے ثواب میں شریک ہو سکیں"۔

(پیغام بنام نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء)

۴۔ الفاظ بے شک مختصر ہیں۔ لیکن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ پیغام اس تحریک کے تمام پہلوؤں پر مکمل طور پر حاوی ہے اس پیغام میں ان اسباب کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔ جن کی وجہ سے ہم ابھی تک صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں کو پچیس لاکھ روپے سالانہ تک نہیں لے جا سکے۔ اور وہ تین سبب ہیں:-

اوّل۔ ان نادہندوں کا وجود جو سلسلہ میں شامل ہونے کے باوجود اخلاص کی کمی کی وجہ سے مالی قربانیوں میں حصہ نہیں لیتے۔

دوم۔ بعض احباب کا شرح کے مطابق چندہ نہ دینا۔

سوم۔ بقایوں کی ادائیگی میں سستی سے کام لینا۔ کیونکہ مؤخر الذکر ہر دو قسم کے احباب کی غفلت بھی سلسلہ کے لئے نقصان کا موجب ہو رہی ہے۔

۵۔ ابھی تک پچیس لاکھ روپے سالانہ کی منزل پر نہ پہنچ سکنے کی وجوہات بیان فرمانے کے بعد حضور نے اس کمی کو دور کرنے کا علاج بھی بتایا ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ "میں تمام امراء اور سیکرٹریانِ جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ انہیں روحانی اور تربیتی اصلاح کے ساتھ ساتھ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کے بارہ میں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے"۔ اور آخر میں اس تمام جدوجہد کا اعلیٰ اور ارفع مقصد بیان فرمایا کہ ان نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں "میں بھی قربانی کا جذبہ پیدا ہو۔ اور وہ بھی اپنے دوسرے بھائیوں کے دوش بدوش اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے ثواب میں شریک ہو سکیں"۔

۶۔ پس ظاہر ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس پیغام میں اس اہم تحریک کے ہر گوشہ پر پوری روشنی ڈالی۔ لیکن چونکہ الفاظ مختصر ہیں اس لئے ہر سبب اور اس کے علاج کا صحیح مفہوم سمجھنے اور اس پر کما حقہٗ کاربند ہونے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان اشاروں اور ہدایات کا پس منظر اور تشریح حضور کے اپنے ارشادات میں ہی تلاش کی جائے۔ تا ان ہدایات پر عمل کرنے میں ہر قسم کی لغزش یا کوتاہی سے محفوظ رہیں اور ان پر پوری اور مکمل طور پر عمل پیرا ہو کر ہم جلد سے جلد منزل مقصود کو حاصل کر لیں۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب خلیفہ کے حضور سرخرو ہو جائیں۔ لہٰذا یہ خاکسار آئندہ قسطوں میں اس مہم کے مختلف پہلوؤں کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پیش کرنے کی کوشش کرے گا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ والسلام

انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا نتیجہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے بارھویں جماعت کے نتائج ایف اے۔ ایف ایس سی میڈیکل اور پری انجینئرنگ درج ذیل کئے جاتے ہیں

(پرنسپل)

نتیجہ امتحان انٹرمیڈیٹ پارٹ II ۱۹۶۳ء

نمبر شمار	نام	رول نمبر	نمبر حاصل کردہ
	(A) (میڈیکل گروپ)		
۱	نثار احمد	۲۰۵۶۶	۴۳۷
۲	عبدالغفور احسان	۲۱۵۶۷	۵۷۱
۳	محمد اقبال ضیاء	۲۱۵۶۸	۴۰۸
۴	ملک عبدالحمید	۲۱۵۷۰	۵۳۵
۵	محمد سلیمان	۲۱۵۷۱	نمبر بعد میں
۶	مسعود انور باجوہ	۲۱۵۷۲	۴۹۷
۷	منصور احمد	۲۱۵۷۳	۵۷۹
۸	حسن مستن	۲۱۵۷۴	۶۰۹
۹	مبارک احمد	۲۱۵۷۵	۴۷۰
۱۰	محمد طفیل	۲۱۵۷۶	۴۴۶
۱۱	انتصار احمد	۲۱۵۷۷	۵۷۵
۱۲	منیر الحق	۲۱۵۷۸	۵۹۱
۱۳	عبدالستار	۲۱۵۸۱	۴۲۵
۱۴	محمد عباس احمد خاں	۲۱۵۸۲	۴۷۳
۱۵	عبدالحفیظ ملک	۲۱۵۸۳	۵۴۱
۱۶	محمد کریم قمر	۲۱۵۸۵	نتیجہ بعد میں
	میڈیکل میں پاس ہونے والے طلباء کی شرح فیصد ۷۵ بنی		
	(B) نان میڈیکل گروپ		
۱	مختار احمد قمر	۲۲۷۹۳	۵۴۸
۲	نیاز احمد	۲۲۷۹۴	۵۵۲
۳	محمد یار	۲۲۷۹۵	۵۳۲
۴	عبدالرزاق	۲۲۷۹۶	۵۸۴
۵	طاہر احمد جاوید	۲۲۷۹۷	۵۹۵
۶	رفیق الدین	۲۲۷۹۹	۶۰۸
۷	محمد یوسف بلوچ	۲۲۸۰۰	۴۱۱
۸	عبدالمنان خان	۲۲۸۰۱	۶۰۳
۹	رفیق احمد قمر	۲۲۸۰۲	۴۳۹
۱۰	محمد ریاض	۲۲۸۰۵	۵۰۳
۱۱	صفی اللہ	۲۲۸۰۶	۶۶۱
۱۲	عبداللطیف سندھی	۲۲۸۰۷	۵۵۵
۱۳	محمود احمد	۲۲۸۰۸	۷۱۴
۱۴	نصرت الٰہی	۲۲۸۰۹	۵۳۲
۱۵	سید شمشاد علی شاہ	۲۲۸۱۰	۵۱۲
۱۶	نعیم الرحمٰن درد	۲۲۸۱۱	۶۶۹
۱۷	منصور احمد خان	۲۲۸۱۲	۵۳۷
۱۸	محمد انور	۲۲۸۱۳	۵۴۶
۱۹	عابد علی عابد	۲۲۸۱۴	نتیجہ بعد میں
	(انجینئرنگ میں پاس ہونے والے طلباء کی شرح فیصد ۷۰ بنتی ہے)		
	Humanities Group (C)		
۱	سارنگ خان	۲۶۸۹۸	۴۵۷
۲	محمد داؤد طاہر	۲۶۹۰۰	۶۴۳
۳	محمد اسلم ظفر	۲۶۹۰۱	۴۶۲
۴	منظور احمد ظفر	۲۶۹۰۳	۵۴۰
۵	بشارت احمد جمیل	۲۶۹۰۵	۵۳۹
۶	محمد منظور	۲۶۹۰۸	۴۷۴
۷	فیاض علی	۲۶۹۲۲	۵۱۴
۸	انتصار احمد	۲۶۹۳۳	۴۱۳
۹	ممتاز احمد	۲۶۹۳۴	۴۸۷
۱۰	اعجاز حسین	۲۶۹۴۶	نتیجہ بعد میں
۱۱	بشارت احمد رند دھاوا	۲۶۹۵۱	۴۴۸
۱۲	محمد سعید گھمن	۲۶۹۵۶	نتیجہ بعد میں

نادہندہ اور بے شرح افراد کی

فہرستیں الگ الگ فارموں پر تیار کی جائیں

نادہندہ اور بے شرح چندہ دینے والے افراد کی فہرستیں تیار کرنے کے لئے مطبوعہ فارم مورخہ ۱۴ر۴ر۶۳ کو تمام جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں بھجوا دئے گئے ہیں۔ لیکن بعض جماعتوں کی طرف سے نادہندوں اور بے شرح احباب کی اکٹھی ملی جلی فہرستیں موصول ہو رہی ہیں۔ یہ درست نہیں۔ ہر دو قسم کے احباب کی الگ الگ فہرستیں تیار کی جائیں۔ لہذا تمام امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ نادہندہ اور بے شرح چندہ دینے والے افراد کی فہرستیں الگ الگ فارموں پر تیار کر کے جتنی جلدی ہو سکے۔ لیکن زیادہ سے زیادہ یکم ستمبر ۱۹۶۳ء تک نظارت بیت المال کو بھجوا دیں۔

اگر کسی جماعت کو یہ فارم ابھی تک نہ ملے ہوں۔ تو نظارت ہذا کو لکھ کر منگوائے جائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ پشاور کی تیسری سالانہ تربیتی کلاس

از ۱۳ر اگست تا ۱۸ر اگست

حسب سابق انشاء اللہ العزیز مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام تیسری تربیتی کلاس ۱۳ر اگست تا ۱۸ر اگست مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور صدر میں منعقد ہوگی۔ تعلیمی اداروں میں رخصتوں کے پیش نظر اسے ماہ اگست میں منعقد کیا جاتا ہے تاکہ طلبار خاص طور پر زیادہ تعداد میں شامل ہو کر استفادہ کریں۔

امسال ہماری کلاس کو یہ امتیازی خصوصیت حاصل ہوگی۔ کہ صدر مجلس محترم صاحبزادہ میرزا رفیع احمد صاحب بھی اس میں شامل ہوں گے۔ اسی طرح دیگر علماء سلسلہ بھی تقاریر سے مستفید فرمائیں گے۔ اس موقعہ پر بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور خدام الاحمدیہ کے قیام کے مقاصد سے واقف کرانے کے لئے ایک نمائش کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔

خاکسار جملہ قائدین مجالس پشاور ڈویژن سے خصوصاً اور دیگر مجالس سے عموماً استدعا کرتا ہے کہ وہ خود بھی تشریف لائیں اور اپنے ساتھ زیادہ سے زیادہ خدام لاکر ہماری حوصلہ افزائی فرماویں۔

طعام و قیام کا انتظام مجلس پشاور کے ذمہ ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق بستر، نوٹ لینے کے لئے پنسل اور کاپی ہمراہ لائیں۔ نیز کھانے کے لئے پلیٹ، مگ وغیرہ ہمراہ لائیں۔

(شمس الدین اسلم قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوہاٹ روڈ۔ سول کوارٹرز۔ پشاور چھاؤنی)

پتہ کی تبدیلی

مکرم شیخ عبد القادر صاحب ۱۱۰ چرجی پارک لاہور نے مکان تبدیل کر لیا ہے۔ اب آپ حالی سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور میں رہائش پذیر ہیں۔ احباب مطلع رہیں۔

گمشدہ سیونگ سرٹیفکیٹ

مجھے ایک معقول رقم کا سیونگ سرٹیفکیٹ ملا ہے جس پر احمد الدین ولد شرف الدین چک نمبر ۱۰/R ۱۲/۰ روپے درج ہے اور یہ سرٹیفکیٹ خانیوال کے ڈاکخانہ سے جاری شدہ ہے جس کا یہ سرٹیفکیٹ ہو نشان دہی رقم کی دے کر مندرجہ ذیل پتہ پر حاصل کر سکتا ہے

شیخ سبحان علی سکرٹری مال چک ۶/۱ ج ب سودھی براستہ گوجرہ ڈاکخانہ مہدی پور ضلع لائلپور

درخواست دعا

۱۔ میرے بھتیجے مرزا بشیر احمد پسر رسالدار مرزا احمد خان صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سیکوال کو ایک حادثہ پیش آنے کی وجہ سے چوٹیں آئی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو شفا عطا فرمائے۔ (مرزا ننگر ارحسین۔ جوبلیاں)

۲۔ میں بزرگان دین و دیگر احباب سے اپنی کامیابی کے لئے اور اپنے بڑے بھائی کی لندن سے کامیاب مراجعت کے لئے دعا کی درخواست ہے

۳۔ محترمہ الطاف بیگم صاحبہ بنت چوہدری غلام علی صاحب آف اونچیاں تقریباً تین ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں ان دنوں حالت زیادہ تشویشناک ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے

(نصیر احمد چوہدری ربوہ کے)

ناصرات الاحمدیہ شہر سیالکوٹ کی چوتھی تربیتی کلاس

ناصرات الاحمدیہ کی چوتھی تربیتی کلاس مورخہ ۲۲ر جون ۱۹۶۳ء کو شروع ہوئی اور ۳ر جولائی کو پایہ تکمیل کو پہنچی۔ الحمد للہ۔

صبح ۷ بجے سے ۱۰ بجے تک کلاس جاری رہی۔ ممبرات کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ پہلے پیریڈ میں ثریا جبیں صاحبہ جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ نے اختلافی مسائل، غیر احمدی اور احمدی میں فرق۔ صداقت حضرت مسیح موعود، خلافت کی اہمیت، موجودہ زمانہ میں خاتم النبیین کا مفہوم، تحریک جدید کی اہمیت، پردہ کرنے کی افادیت پر لیکچر دئے اور نوٹس بھی لکھوائے

اس پیریڈ میں خاکسار نے چھوٹے گروپ کو آٹھ سورتیں آخری پارہ سے، دس حدیثیں، ۵ کلمے، دس نظمیں درثمین میں سے، پاروں کے نام، دس مسنون دعائیں، سادہ نماز اور تقریری مشقیں چھوٹے موضوع مثلاً سچ، سادگی، نماز وغیرہ پر کروائیں۔

دوسرے پیریڈ میں ثریا جبیں صاحبہ نے چھوٹے گروپ کو نبی کی تعریف، حضرت مسیح موعود کے حالات زندگی، حضرت رسول کریم کے زندگی کے حالات۔ ہمارے عقائد، اسلام کے بنیادی رکن، حضرت خلیفہ اول اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک دور کے عام اور سادہ زبان میں حالات بہم پہنچائے۔

دوسرے پیریڈ میں خاکسار نے بڑے گروپ کو قرآن کریم کے آخری پارہ کا آخری ربع، ۵ کلمے، پاروں کے نام، دس شرائط بیعت، مسنون اور عام دعائیں۔ فقہ احمدیہ حصہ اول کے عام فہم مسائل، خلافت راشدہ وغیرہ سے واقفیت دلائی۔ تقریری مشقیں بھی کروائی گئیں موضوعات آنحضرت کا اسوہ حسنہ، حضرت مسیح کی سیرت طیبہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے زریں عہد میں جماعتی ترقی پر کروائی گئی۔

تیسرے پیریڈ میں نصیر احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ نے تاریخ احمدیت کا پس منظر اور اس کی اہمیت و ضرورت پر مدلل اور عام فہم لیکچر دئے۔

۳ر جولائی کو بڑے اور چھوٹے گروپ کا امتحان تحریری اور زبانی لیا گیا۔ بڑے گروپ میں ۴۰ ممبرات نے شمولیت اختیار کی۔ لیکن امتحان میں صرف ۳۰ ممبرات نے شرکت کی۔ تین کے سوا باقی سب کامیاب ہو گئیں۔ ناصرہ رمضان فرسٹ، سیدہ رابعہ دوم اور شاہدہ نسرین تھرڈ آئیں۔

چھوٹے گروپ میں ۲۲ ممبرات شامل ہوتی رہیں۔ لیکن امتحان ۱۸ ممبرات نے دیا ان کا امتحان زبانی تھا۔ جس میں آنسہ فرسٹ، عزیزہ سیکنڈ اور طیبہ تھرڈ آئیں۔

انشاء اللہ مقامی اجتماع کے موقع پر انعامات دئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان بچیوں کو زیادہ سے زیادہ برکات سے نوازے جو تربیتی کلاس سے مستفید ہوئیں۔

(ممتاز مفتی نگران اعلیٰ ناصرات الاحمدیہ شہر سیالکوٹ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے ایک استقبالیہ تقریب

مورخہ ۲۱ر جولائی بروز اتوار لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے محترمہ امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ادریس صاحب مبلغ بورنیو کے اعزاز میں ایک عصرانہ دیا۔

محترمہ امۃ الرشید صاحبہ شوکت نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اور پھر محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ نے استقبالیہ ایڈریس پیش کرتے ہوئے ایک طویل عرصہ کے بعد آپ کی کامیاب مراجعت پر خوش آمدید کہا۔ آپ نے شادی سے پہلے اپنے والد محترم مکرم ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب مرحوم کے ساتھ اور پھر اپنے خاوند محترم کے ہمراہ بورنیو میں تبلیغی اور تربیتی لحاظ سے جو خدمات سرانجام دیں۔ ایڈریس میں اس پر خوشی کا اظہار کیا گیا تھا۔

محترمہ امۃ العزیز صاحبہ نے ایڈریس کے جواب میں مختصر طور پر بتایا کہ بورنیو میں تبلیغی مشکلات کے باوجود وہاں پر اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو کامیابی عطا فرمائی ہے۔ آپ نے لجنہ مرکزیہ کا اس خصوصی تقریب پر شکریہ ادا کیا۔ دعا پر یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

دعائے مغفرت

مورخہ ۱۲ر ۶۳ کو بوقت ایک بجے دن ہمارے ایک احمدی دوست عبد الرحمن صاحب موضع دین پور تحصیل شکرگڑھ وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ میں احمدی شریک نہیں ہو سکے۔ احباب جنازہ غائب ادا فرمائیں اور ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ مرحوم مخلص احمدی تھے۔

(خورشید احمد رشید پور متصل تحصیل شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ)

امانت تحریک جدید کی ضرورت

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اطال اللہ بقاءہ کی جاری کردہ تحریک کے عظیم الشان نظام سے آپ بخوبی واقف ہیں۔ اس الٰہی تحریک کے ذریعہ جہاں ایک طرف افراد جماعت میں ایمان کا پیغام اخلاص اور قربانی کا نیا جذبہ پیدا ہوا ہے وہاں دوسری طرف اکناف عالم میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچایا جا رہا ہے اور کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں نئے افراد اور نئی جماعتیں مختلف ممالک میں قائم نہ ہو رہی ہوں۔

اس الٰہی تحریک کی ایک برانچ **امانت تحریک جدید** کا قیام ہے جس کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"امانت فنڈ کی مضبوطی کا مطالبہ دراصل پس انداز کرانے کے لئے ہی تھا اس کی اصل غرض صرف یہ تھی کہ جماعت کی مالی حالت مضبوط ہو وہ اقتصادی لحاظ سے ترقی کرتی چلی جائے اور فضول اخراجات کو محدود کرتی جائے۔

پس میری تجویز یہ ہے کہ آدھی روٹی گھر میں رکھو تا جب نہ ملے اسے کھا سکو اور اسی غرض سے میں نے تحریک جدید امانت فنڈ قائم کیا تھا جو شخص اس تجویز پر عمل کرتا ہے وہ فائدہ میں رہتا ہے پس کوئی شخص خواہ کتنا غریب ہو اسے چاہیئے کہ کچھ نہ کچھ ضرور جمع کرتا رہے خواہ روپیہ یا دو پیسے ہی کیوں نہ ہو۔"

موجودہ قوائد برائے واپسی رقم

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اجازت فرمائی ہے :-

"ہر شخص جو تحریک جدید میں امانت رکھتا ہے اپنی ضرورت کے مطابق جب چاہے تحریر دے کر اپنا روپیہ واپس لے سکتا ہے اور اس روپیہ کی واپسی پر جو خرچ ہوگا وہ بھی سلسلہ کی طرف سے ہوگا۔"

امانت فنڈ پر زکوٰۃ نہیں

"تحریک جدید میں جو امانت رکھی جائے اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہوگی۔"

"افسر امانت تحریک جدید"

وصیّت

ذیل کی وصیت منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہے تا کہ اگر کسی صاحب کو اس وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان)

نمبر ۱۳۳۶۲ - منکہ سید منور احمد ولد سید وزارت حسین قوم سادات پیشہ ملازمت عمر ۲۳ برس تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن اڈرین ڈاکخانہ اڈرین ضلع مونگھیر صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴ جون ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ چونکہ میرے والد بفضلہ بقید حیات ہیں۔ اس لئے میری کوئی جائداد اس وقت نہیں ہے البتہ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ بہار میں ملازم ہوں لبصورت تنخواہ ماہوار مبلغ دو سو چھ روپیہ چار آنے ملا کرتے ہیں جس کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز کمی و بیشی کی اطلاع بھی بوقت ضرورت دفتر کو کرتا رہوں گا مرنے پر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد سید منور احمد حال مقیم Agriculture School P.O. Kamke Dist Ranchi (Bihar) گواہ شد سید بدر الدین احمد عفی عنہ معلم وقف جدید مقیم رانچی۔ گواہ شد سید سجاد احمد۔ ڈاکٹر فتح اللہ ددو رانچی ۱۴/۶/۶۳۔

وصولی چندہ وقف جدید بابت سال ۱۹۶۳ء

مندرجہ ذیل احباب نے چندہ وقف جدید ارسال فرمایا ہے احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام بہن بھائیوں کو اجر عظیم عطا فرما دے آمین (ناظم مال وقف جدید)

نام	رقم
خان عبدالسلام صاحب سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی	۶-۰۰ روپے
عبدالحق صاحب	۷-۰۰
چوہدری محمد عبدالخالق صاحب	۸-۰۰
کارپورل خادم حسین صاحب	۶-۰۰
قریشی محمد اخلاق صاحب	۹-۰۰
اہلیہ صاحبہ "	۹-۰۰
ملک عبدالغنی صاحب	۶-۰۰
چوہدری عبدالرحمٰن صاحب معہ اہل و عیال۔ اصغر مال [illegible] پنڈی	۶-۵۰
یحیٰ خان صاحب	۶-۰۰
چوہدری لطف الرحمٰن صاحب	۷-۰۰
میاں محمد احمد صاحب معہ اہلی و والدین	۷-۰۰
اہلیہ محمد الطاف حسن صاحب	۶-۰۰
چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت	۱۱-۰۰
ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی حلقہ مجید	۱۳-۰۰
میاں اللہ بخش صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	۸-۰۰
شیخ غلام حیدر صاحب	۱۲-۰۰
عبدالحئی صاحب بٹ	۶-۰۰
لال دین صاحب	۶-۰۰
ملک انور صاحب معہ اہل و عیال	۷-۲۵
محترمہ صالحہ قانتہ صاحبہ کمرشل کالج	۶-۵۰
محترمہ جمیلہ محمد حسین صاحب	۹-۵۰
سید بشیر احمد صاحب ہاشمی حلقہ ریلوے	۱۲-۰۰
محمد سلیم صاحب نائک	۸-۰۰
شیخ ارشاد احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	۱۵-۰۰
نثار احمد صاحب کوہ نور ملز	۷-۰۰
سلیمہ ماجد صاحبہ	۱۰-۰۰
محمد صدیق صاحب لودھی	۲۵-۰۰
چوہدری غلام محمد صاحب	۶-۲۵
چوہدری محمد الدین صاحب	۹-۱۲
صوبیدار محمد نواز صاحب صدر راولپنڈی	۷-۰۰
صوفی رحیم بخش صاحب	۱۲-۲۵
شیخ غلام علی صاحب پنشنر	۶-۲۵
فضل رحیم صاحب صدیقی	۷-۰۰
بیگم صاحبہ عبدالغفار صاحب	۷-۵۰
ڈاکٹر مہر محمد صاحب قریشی	۱۵-۰۰
سید مقبول احمد صاحب	۴۲-۰۰
عبدالرشید صاحب ظفر اردو منزل	۷-۰۰
میجر عزیز احمد صاحب	۴۱-۰۰
بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب	۱۰-۰۰
شیخ عبدالرحمٰن صاحب چک لالہ	۱۲-۰۰
چوہدری نذیر احمد صاحب	۶-۰۰
لطف الرحمٰن صاحب	۱۰-۰۰
عادل ایاز صاحب	۱۰-۰۰

نام	رقم
چوہدری عبدالحق صاحب ضلع راولپنڈی	۱۰-۰۰ روپے
ملک منیر احمد صاحب	۶-۲۱
مکرم عزیز احمد صاحب شاہنواز لمیٹڈ "	۴۰-۰۰
گوجر خان بالتفصیل	۵۹-۲۵
سید محمد صاحب پنڈ بگو وال	۶-۰۰
نیاز احمد صاحب "	۶-۰۰
چوہدری جلال الدین صاحب [illegible]	۶-۰۰
ملک مبارک احمد صاحب	۱۳-۲۵
ظہور احمد صاحب	۱۱-۰۰
سید محمود شاہ صاحب	۸-۰۰
رفیع الدین صاحب بٹ	۷-۰۰
قریشی محمد اسمٰعیل صاحب	۱۰-۷۵
ملک حبیب خان صاحب	۸-۸۸
ملک مختار احمد صاحب	۶-۵۰
میاں محمد اشرف صاحب	۷-۰۰
شیخ احمد علی صاحب	۶-۰۰
محمد اعظم صاحب سرور	۸-۲۵
چوہدری مبشر احمد صاحب	۶-۵۰
شیخ عبداللطیف صاحب	۶-۰۰
ملک نثار احمد صاحب پرویز	۷-۰۰
چوہدری ناصر احمد صاحب بھٹی	۶-۲۵
محترم مولوی عبدالمغنی صاحب احمدیہ جماعت جہلم	۶-۲۰
اہلیہ صاحبہ عبدالمغنی صاحب "	۸-۶۰
چوہدری محمد سعید صاحب غلہ منڈی جہلم	۶-۰۶
سید ولی محمد صاحب سبزی فروش "	۶-۲۵
چوہدری عبدالعزیز صاحب پوشش فروش "	۱۳-۰۰
مستری عبدالمجید صاحب کارخانہ ریلوے "	۷-۲۵
حوالدار محمد ابراہیم	۶-۵۰
میاں طاہر مسعود صاحب	۷-۰۰
میاں عبدالرشید صاحب بابا	۸-۰۰
میاں الف دین صاحب	۷-۰۰
احمد الدین صاحب جیل	۸-۵۰
راجہ مبارک احمد صاحب	۶-۰۰
اہلیہ صاحبہ چوہدری عبدالحمید صاحب	۶-۰۰
چوہدری نصر اللہ خان صاحب	۶-۵۰
میرزا نذیر احمد صاحب [illegible]	۷-۰۰
منشی عبدالمغنی صاحب	۶-۵۰
میاں عبدالسلام صاحب [illegible]	۶-۷۵
خواجہ حفیظ احمد صاحب پاک سرائے	۷-۵۰
ڈاکٹر طاہر محمود صاحب	۸-۷۵
ملک عبدالحق صاحب	۲۰-۰۰
میرزا محمد اسلم صاحب	۷-۰۰
چوہدری اقبال احمد صاحب	۸-۲۵
بیگم صاحبہ "	۷-۲۵

(باقی)

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۲۹ جولائی مسٹر عبدالصبور وزیر مواصلات نے کہا ہے کہ مناسب موقع آنے پر پاکستان یقیناً کمیونسٹ چین اور دوسرے دوست ملکوں سے جنگ نہ کرنے کے معاہدے پر دستخط کرے گا۔ مسٹر صبور سے پوچھا گیا تھا کہ مغربی ممالک کی طرف سے بھارت کو وسیع پیمانے پر ملنے والی فوجی امداد کی وجہ سے پاکستان کی سلامتی کو جو خطرہ پیدا ہو گیا ہے اس کے پیش نظر پاکستان کمیونسٹ چین سے جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کرے گا! آپ نے جواب دیا اگر حالات و کوائف کا تقاضا ہوا تو پاکستان نہ صرف کمیونسٹ چین بلکہ متعدد دوسرے ملکوں سے بھی جنگ نہ کرنے کے معاہدے کرے گا۔ اس وقت چین سے پاکستان کے نہایت گہرے تعلقات ہیں اور چین سے جنگ نہ کرنے کے معاہدے کا سوال کئی دوسرے امور سے بھی مربوط ہے آپ نے کہا چین نے کبھی یہ تسلیم نہیں کیا کہ کشمیر بھارت کا جزو لاینفک ہے اس سے بخوبی واضح ہو سکتا ہے کہ چین کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کا حامی ہے آپ نے کہا میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہہ سکتا وزیر مواصلات سے پوچھا گیا کہ اب جب کہ کشمیر سے متعلق وزارتی سطح کی بات چیت بالکل ناکام ہو چکی ہے تو حکومت پاکستان مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کے سلئے کیا اقدام اٹھانے کی متمنی ہے! آپ نے جواب دیا ہم ہر ادارے کے سامنے اپنا موقف پیش کرنے کو تیار ہیں جو آزادانہ اور منصفانہ سماعت پر آمادہ ہو جب آپ کی توجہ مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں مصالحت کی تجویز اور مصالحت کنندہ کے تقرر کی طرف مبذول کرائی گئی تو آپ نے جواب دیا جب تک مصالحت کنندہ کے فرائض معلوم نہ ہوں اس وقت تک پاکستان کس طرح یہ تجویز قبول کر سکتا ہے آپ نے کہا جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے بھارت نے بھی ابھی تک مصالحت کی تجویز قبول نہیں کی۔

٭ راج شاہی ۲۹ جولائی۔ یہاں موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق گزشتہ پندرھواڑے کے دوران دو سو بھارتی مسلمان ضلع رنگ پور میں داخل ہوئے تھے ان مسلمانوں کو صوبہ آسام میں ان کے آبائی گھروں سے نکال کر زبردستی پاکستان دھکیلا گیا ہے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ابھی تک تئیس ہزار بھارتی مسلمان رنگ پور میں داخل ہو چکے ہیں۔

٭ لندن ۲۹ جولائی۔ شام اور مصر کے اختلافات اور عالم عرب میں صدر ناصر کا اثر و رسوخ کم ہونے پر مغربی ممالک اظہار مسرت کر رہے ہیں اور یہ امید ظاہر کر رہے ہیں کہ اب پھر مشرق وسطیٰ کے معاملات میں مغربی ملکوں کے عمل دخل کی صورت پیدا ہو جائے گی دریں اثنا شام کی حکمران بعث پارٹی کے خلاف صدر ناصر کے "اعلان جنگ" کے بعد شامی وزیر اعظم صلاح الدین بیطار اور ان کے ساتھیوں نے تمام عرب ملکوں کے مندوبین کی کانگرس بلائی ہے تاکہ صدر ناصر کے خلاف محاذ قائم کیا جا سکے!

٭ کراچی ۲۹ جولائی۔ امریکی ایجنسی برائے بین الاقوامی ترقی کے ڈائریکٹر مسٹر جان ایبین نے گزشتہ روز بتایا کہ گزشتہ مالی سال کے دوران پاکستان کو ۴۵ ترقیاتی منصوبوں اور پانچ خاص منصوبوں کے لئے اڑسٹھ کروڑ ننانوے لاکھ اکسٹھ ہزار ایک سو تیرہ روپے کی رقم مہیا کی گئی۔ جس میں سے تیس کروڑ چھپن لاکھ نواسی ہزار چار سو انتالیس روپے مغربی پاکستان کو دیئے گئے ہیں۔ یہ رقم "خوراک برائے امن پروگرام" کے تحت امریکی اشیاء کی فروخت سے حاصل کی گئی تھی"۔

٭ حیدر آباد ۲۹ جولائی۔ بھارتی حکومت پر مغربی ملکوں کے اشتراک سے ہوائی مشقیں کرنے کے معاہدے کی وجہ سے اعتراضات کی بوچھاڑ ہو رہی ہے پنڈت نہرو نے کل اس کا جواب دینے کی کوشش کی آپ نے کہا امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے بھارت کو فضائی دفاع کے جو آلات دیئے جانے والے ہیں وہ بے حد پیچیدہ ہیں اور ان سے کام لینا آسان نہیں مشترک فضائی مشقوں کا انتظام اس لئے کیا گیا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کے ماہر بھارتی ماہروں کو ان پیچیدہ مشینوں سے کام لینا سکھا دیں۔

پنڈت نہرو نے چین اور پاکستان کا ہوّا دکھایا اور کہا یہ سچ ہے کہ پچھلے سال جب چین نے بھارت پر حملہ کیا تھا تو پاکستان نے اس سے فائدہ نہیں اٹھایا تھا لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ پاکستان آئندہ بھی کسی ایسے موقعہ سے فائدہ نہیں اٹھائے گا اور ہو سکتا ہے پاکستان ایسے موقع کا منتظر ہو آپ نے کہا کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ چین کب حملہ کرے گا! لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ ہمیں ہر لحظہ چین کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

٭ ماسکو ۲۹ جولائی۔ مسٹر خروشیف نے بھارت آنے کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ اس وقت میرا دورہ بھارت مفید ثابت نہ ہوگا یہ دعوت ... مسز اندرا گاندھی سفیر بھارت نے ایک ملاقات میں پیش کیا تھا!

٭ نئی دہلی ۲۹ جولائی۔ کل علی الصبح متحدہ عرب جمہوریہ کا ایک کامٹ جیٹ طیارہ بمبئی کے ہوائی اڈے سے دس میل کے فاصلے پر سمندر میں گر کر پاش پاش ہو گیا۔ یہ طیارہ ٹوکیو سے قاہرہ جا رہا تھا اور اس میں ساٹھ مسافر اور ہوا باز تھے جن میں ملایا کے ۲۶ سکاؤٹ اور آٹھ ہوا باز تھے اس وقت تک کی اطلاع کے مطابق کوئی مسافر یا ہوا باز زندہ نہیں بچ سکا۔

٭ راولپنڈی ۲۹ جولائی۔ گورنر مشرقی پاکستان مسٹر عبدالمنعم خان نے صوبہ کے سیلاب و طوفان زدہ علاقہ میں بحالیاتی کام کے لئے مرکزی حکومت سے مزید تین کروڑ روپے کی گرانٹ کے لئے کہا ہے گورنر کی یہ درخواست صدر کو موصول ہو گئی ہے اور امید ہے کہ اس پر ہمدردی سے غور کیا جائے گا۔

انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں

نصرت ہائر سیکنڈری سکول ربوہ کا نتیجہ

نصرت ہائر سیکنڈری سکول ربوہ کی ایک طالبہ فیروزہ فائزہ آرٹس گروپ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۷۰۵ نمبر لے کر طالبات میں اول آئی ہیں۔ فیروزہ نے یہ امتحان عربی / اسلامیات / منطق اور انگریزی لے کر پاس کیا ہے۔ اس سے قبل گیارھویں کا نتیجہ سو فی صدی رہا ہے۔ یہ نتائج نصرت انٹرمیڈیٹ سکول کے پہلے نتائج ہیں۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ کامیابی ہر لحاظ سے مبارک کرے اور آئندہ کے لئے ہمیشہ ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ مفصل نتیجہ حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	رول نمبر	نام طالبات	حاصل کردہ نمبر	ڈویژن
۱	۲۲۵۵۵	فیروزہ فائزہ	۷۰۵	I
۲	۲۲۵۵۱	خالدہ آمینہ	۶۲۵	"
۳	۲۲۵۵۳	صالحہ یاسمین	۵۹۸	"
۴	۲۲۵۲۹	پروین اختر	۵۹۳	"
۵	۲۲۵۶۲	صغریٰ بیگم	۵۸۰	II
۶	۲۲۵۵۲	امتہ الجمیل	۵۷۶	II
۷	۲۲۵۷۶	امتہ الحمید	۵۳۶	II
۸	۲۲۵۶۷	رفیقہ بیگم	۵۳۵	II
۹	۲۲۵۷۸	امتہ المجید ملک	۵۳۴	II
۱۰	۲۲۵۶۰	عابدہ حبیب	۵۳۱	II
۱۱	۲۲۵۷۱	کلثوم اختر	۵۲۸	II
۱۲	۲۲۵۵۴	امتہ الشافی	۵۲۷	II
۱۳	۲۲۵۷۲	عابدہ سلطانہ	۵۲۳	II
۱۴	۲۲۵۵۰	امتہ الحلیم	۵۱۹	II
۱۵	۲۲۵۴۱	بشریٰ بیگم ملک	۵۰۸	II
۱۶	۲۲۵۷۷	شاہدہ نسیم	۴۷۰	III
۱۷	۲۲۵۷۵	امتہ الرشید اختر	۴۵۱	III
۱۸	۲۲۵۵۷	نفیسہ قریشی	۴۰۷	III
۱۹	۲۲۵۶۵	طاہرہ روحی	نتیجہ بعد میں	
۲۰	۲۲۵۷۹	امتہ العزیز	" "	

(پرنسپل نصرت ہائر سیکنڈری سکول ربوہ)

ضروری اعلان

میاں محمد یعقوب صاحب انسپکٹر وقف جدید کو مورخہ یکم اگست ۱۹۶۳ء سے فارغ کر دیا گیا ہے اب وہ وقف جدید کے انسپکٹر نہیں رہے۔

(ناظم مال وقف جدید)

درخواست دعا

مکرمہ و محترمہ لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ ایم بی بی ایس جو فضل عمر ہسپتال میں بحیثیت لیڈی ڈاکٹر ایک عرصہ تک مخلصانہ خدمات سر انجام دیتی رہی ہیں۔ بوجہ ہائی بلڈ پریشر تشویشناک طور پر بیمار ہیں اور سول ہسپتال سیالکوٹ میں زیر علاج ہیں جملہ احباب کی خدمت میں موصوفہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

صلاح الدین احمد

(مشیر قانون و ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵